٩ ٤٢٢٦ – ١١ – ٢   ١٤٢٦/١١/٣

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام
درج ذیل مسائل میں

(۱) ناجائز حمل میں۔ اس صورت میں کہ خاوند باہر ملک ہے اگر اس کو پتہ چل گیا تو وہ عورت کو قتل کر دیگا۔ اس صورت میں بچہ ضائع کروا سکتی ہے یا نہیں

(۲) نیز جائز حمل میں اسقاط حمل کی کوئی جائز صورت ہے۔

(۳) اگر ڈاکٹر الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ سے بتائے کہ بچہ میں کوئی عضو نامکمل ہے (Conginrtal Defect) اس صورت میں عورت بچہ ضائع کروا سکتی ہے

(۴) پوچھنا یہ ہے کتنے سال کا بچہ گرایا جا سکتا ہے اور کتنے سال کا نہیں اگر ڈاکٹر اور عورت دونوں کی رضامندی ہو تو پھر بچہ گرا دیا جائے یا ان میں سے ایک کی رضا ہو تو شریعت میں کیا دیت لازم آئے گی۔

(۵) بسا اوقات عورت بچہ جننے کی صورت وقفہ کراتی ہیں مجبوری بھی ہوتی ہے کمزوری کی وجہ سے اور بعض صحت مند بھی ہوتی ہیں دونوں صورتوں میں شرعی حکم تحریر فرمائیں نیز عورت کیساتھ عزل کرنا کیسا ہے

(۶) جو شخص عورت کیساتھ دبر زنی کرتا ہے مسئلہ بتانے کے باوجود اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے ۔

المستفتی عبدالرحمٰن بلاک 48
ڈیرہ غازیخان

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

الجواب ـــــــ حامداً ومصلیاً

① ـــــــ اگر کسی عورت سے غلبۂ شہوت کی بناء پر برائی کا ارتکاب ہو گیا ہو پھر اس نے اپنے فعل پر نادم ہو کر سچی توبہ کر لی ہو اور آئندہ کیلئے اسکے قریب نہ جانے کا عزم کر لیا ہو اور واقعۃً اس بات کا قوی اندیشہ ہو کر حمل کا پتہ چلنے پر حاملہ کو قتل کر دیا جائیگا تو اسکی جان بچانے کیلئے اسقاط حمل کی گنجائش ہے بشرطیکہ وہ حمل چار ماہ سے کم کا ہو البتہ جو لوگ برائی کے عادی ہوں اور وہ گناہ چھپانے کیلئے اسقاط حمل کا ارتکاب کرتے ہوں تو ان کا یہ فعل ہرگز جائز نہیں اور نہ کسی ڈاکٹر وغیرہ کیلئے انکے ساتھ اس بارے میں تعاون جائز ہے۔ (ماخذہ تبویب ۵۰۵/۳۱)

② ـــــــ حمل قرار پانے کے بعد اس کا اسقاط ناجائز اور گناہ ہے البتہ اگر کوئی شدید مجبوری ہو یا معقول عذر ہو تو اس صورت میں کراہت کے ساتھ حمل کو چار ماہ سے پہلے ضائع کرنے کی گنجائش ہے اسکے بعد نہیں۔

③ ـــــــ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حمل کا کوئی عضو نامکمل رہ گیا ہے یا کوئی اور معذوری ہے تو اسقاط حمل میں یہ تفصیل ہے کہ اگر بچے میں جان پڑ گئی ہو یعنی حمل کے چار ماہ گزر گئے ہوں تو اس کا گرانا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ یہ قتل کے حکم میں ہے جو عظیم گناہ ہے جیسا کہ کسی زندہ معذور کو قتل کرنا ہرگز جائز نہیں حالانکہ اسکی معذوری کبھی یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے جبکہ الٹرا ساؤنڈ وغیرہ کے ذریعہ تشخیص کی حیثیت گمان کی ہے تو محض گمان کی بناء پر ایک جان کا قتل کیسے جائز ہو گا۔ البتہ اگر جان پڑنے سے قبل ایسی معذوری کا علم ہو جائے تو مذکورہ عذر کی بناء پر اسقاط حمل کی گنجائش ہے۔

④ ـــــــ جان پڑنے کے بعد اگر حمل گرا دیا جائے تو جنین کی دیت لازم ہوگی چاہے عورت اور ڈاکٹر دونوں کی رضامندی ہو یا کسی ایک کی رضامندی ہو۔

⑤ ـــــــ بچوں کی پیدائش میں وقفہ اگر فقر و افلاس کے اندیشہ سے کیا جائے تو شرعاً یہ ناجائز ہے اور اگر واقعی کوئی عذر ہو مثلاً موجودہ بچے کی رضاعت

عنوان / تبویب	مضمون سوال وجواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر
بلا عذر یا مع العذر وقفہ کا حکم / بیوی کے بچے کے رکھنے / اسقاط کا حکم	اور نشونما کو خلد حاملہ ہونے کی وجہ سے خطرہ لاحق ہو یا عورت بہت زیادہ کمزور ہو تو ایسی صورت میں مناسب وقفہ کروانے کی گنجائش ہے۔			

عزل کرنا بلا عذر مکروہ ہے اور عذر کی حالت میں مکروہ نہیں تاہم کسی غرض فاسد سے عزل کرنا جائز نہیں۔ (ماخذہ ضبط ولادت کی عقلی و شرعی حیثیت ص۳۷)

فی رد المحتار (۶ : ۳۷۴)

وفی الذخیرۃ لو ارادت القاء الماء بعد وصوله الی الرحم قالوا ان مضت مدۃ ینفخ فیه الروح لا یباح لها وقبله اختلف المشائخ فیه والنفخ مقدر بمائة وعشرین یوما بالحدیث اھ قال فی الخانیة ولا اقول به لضمان المحرم بیض الصید لانه أصل الصید فلا أقل من أن یلحقها اثم وهذا لو بلا عذر۔

وفیه (۶ : ۴۲۹)

(قوله وجاز لعذر) کالمرضعة اذا ظهر بها الحبل وانقطع لبنها ولیس لابی الصبی ما یستأجر به الظئر ویخاف هلاك الولد قالوا یباح لها أن تعالج فی استنزال الدم مادام الحمل مضغة أو علقة ولم یخلق له عضو وقدروا تلك المدۃ بمائة وعشرین یومًا وجاز لانه لیس بآدمی وفیه صیانة الآدمی خانیة۔

وفی الهندیة (۵ : ۳۵۶)

وان اسقطت بعد ما استبان خلقه وجبت الغرۃ

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

كذا في فتاوىٰ قاضيخان -

وفي فتح القدير (٣ : ٣٨٠)

وهل يباح الاسقاط بعد الحبل يباح مالم يتخلق شئ منه ثم في غير موضع قالوا ولا يكون ذلك الا بعد مائة وعشرين يومًا وهذا يقتضى أنهم ارادوا بالتخليق نفخ الروح والا فهو غلط لان التخليق يتحقق بالمشاهدة قبل هذه المدة -

(٦) مذکورہ فعل حرام اور گناہِ کبیرہ ہے - احادیث میں اس فعل کے مرتکب کیلئے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں - اسلئے ایسے شخص پر مذکورہ گناہِ کبیرہ سے اجتناب لازم ہے اور جرم ثابت ہونے پر اسلامی حکومت اسے تعزیری سزا دے سکتی ہے اور عورت اس بناء پر عدالت کے ذریعہ نکاح بھی فسخ کرا سکتی ہے۔

في احكام القرآن للجصاص (١ : ٣٥١)

وقوله (فأتوا حرثكم أنى شئتم) يدل على أن اباحة الوطئ مقصورة على الجماع في الفرج لانه موضع الحرث واختلف في اتيان النساء في ادبارهن فكان اصحابنا يحرمون ذلك وينهون عنه أشد النهي - - - - - - وقد رويت عن النبي صلى الله عليه وسلم آثار كثيرة في تحريمه رواه خزيمة بن ثابت وابو هريرة وعلي بن طلق كلهم عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا تأتوا النساء في أدبارهن وروى عمرو بن شعيب عن ابيه وجده عن النبي صلى الله عليه قال هي اللوطية الصغرى يعني اتيان النساء في ادبارهن وروى حماد ابن سلمة عن حكيم الاثرم عن أبي تميمة عن أبي هريرة رضي الله عنه وعنهم عن رسول الله صلى الله عليه

فتاویٰ نمبر جامع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب
			وسلم قال من أتى حائضا أو امرأة في دبرها فقد كفر بما أنزل على محمد	
			وفي الدر المختار (۴ : ۲۶)	
			ولا يحد بوطء أجنبية زفت إليه ..... أو بوطء دبر	
			وفي الرد تحته (قوله أو بوطء دبر) أطلقه فشمل دبر الصبي والزوجة والأمة فإنه لا حد عليه مطلقا عند الإمام منح ويعزر هداية -	
			وفي الفتح (۵ : ۲۵۰)	
			ولو فعل هذا (فعل اللوطي) بعبده أو أمته أو زوجته بنكاح صحيح أو فاسد لا يحد إجماعا كذا في الكافي نعم فيه ما ذكرناه من التعزير والقتل لمن اعتاده إن رأى الإمام ذلك - والله سبحانه وتعالى أعلم	
			شہزاد احمد غفرلہ ۱۴ ج دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۲۴ / ۱۱ / ۱۴۲۶ھ	
			الجواب صحیح احقر محمود اشرف غفراللہ ۲۴ / ۱۱ / ۱۴۲۶ھ	
			الجواب صحیح افضل ربانی ۲۵ ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ	